© rasailojaraid.com

حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی

دوام حدیث

قرآن مجید میں روایت بالمعنیٰ

قرآن مجید میں بعض جگہ ایک حکم کو مخصوص الفاظ میں بیان کیا ہے مگر دوسری جگہ اس کا حوالہ دیا ہے تو اس کے الفاظ بدل دیے ہیں صرف معنیٰ کا خیال رکھا ہے۔

1 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ؎[1]

"جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے کہ وہ ہماری آیتوں میں ایسی ویسی باتیں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے یہاں تک کہ وہ اور باتیں کرنے لگیں۔ اگر تجھے شیطان بھلا دے تو جب یاد آئے تو ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔"

دوسری جگہ جب اس آیت کا حوالہ دیا تو اس میں بعینہٖ یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ ان کا مطلب بیان کر دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ؎[2]

"اللہ نے تم پر کتاب میں یہ حکم اتارا ہوا ہے (سورہ انعام میں) جب تم اللہ کی آیتوں کے بارے میں کفر اور ٹھٹھے کی باتیں سنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ اور باتیں کرنے لگیں۔

---

[1] انعام [2] نساء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آیت میں جو سورہ انعام کی آیت کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا ذکر ان الفاظ میں نہیں کیا جو اس میں موجود ہیں بلکہ صرف اس کا مطلب بیان کر دیا ہے یہ روایت بالمعنی ہے۔

۲۔ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ۔ [1]

"جب کسی سورت میں یہ حکم اتارا جاتا ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو غنی آدمی تجھ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو بیٹھنے والوں کے ساتھ چھوڑ دو۔"

آیت میں یہ الفاظ (اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ) جو بطور حوالہ ذکر کیے ہیں۔ قرآن مجید میں کسی جگہ بعینہٖ موجود نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ یہ روایت بالمعنیٰ ہے۔

۳۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ [2]

"کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو۔"

اس آیت میں جو یہ الفاظ (كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ) —— ذکر کیے ہیں اور ان کا حوالہ دیا ہے قرآن مجید میں کسی جگہ موجود نہیں پس یا تو یہ حکم بذریعہ حدیث ہو گا۔ یا یہ روایت بالمعنیٰ کی صورت ہو گی۔

۴۔ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا الخ

"کہہ مجھے بذریعہ وحی اطلاع دی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے سنا پھر بولے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔"

اس سورہ کا پہلا رکوع قریب قریب سب جنوں کا کلام ہے۔ اس مقام پر روایت بالمعنی پر دو طرح سے استدلال ہو سکتا ہے۔

(الف) اس آیت میں یہ خبر دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں کے قرآن سننے اور بعد میں

---

[1] توبہ [2] نساء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس پر ایک طویل گفتگو کرنے کے متعلق بذریعہ وحی اطلاع دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حکایت سے پہلے آپ پر اس قسم کی وحی نازل ہوئی تھی جس میں جنوں کی یہ تمام تقریر بتلائی گئی تھی مگر قرآن مجید میں کسی دوسری جگہ جنوں کی زبان سے یہ الفاظ بعینہٖ منقول نہیں ہوئے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ یہ الفاظ جو اس رکوع میں موجود ہیں یا تو بذریعہ حدیث معلوم کرائے گئے تھے۔ پھر بذریعہ قرآن اس ماجرا کی حکایت بیان کی گئی ہے کہ مجھے یہ باتیں بذریعہ وحی معلوم ہوئی تھیں یا یہ روایت بالمعنی ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ سورہ احقاف میں ان باتوں کا خلاصہ جنوں کی زبانی منقول ہے۔

(ب) اس سورہ کے پہلے رکوع میں اللہ کے کلام میں جنوں کے کلام کا ذکر ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ کلامِ الٰہی تو معجزہ ہے اور جنوں کا کلام معجزہ نہیں۔ پس ضرور ہے کہ اللہ کے کلام میں جنوں کا کلام بطور روایت بالمعنٰی کے ہوگا۔

۵۔ جتنے گزشتہ واقعات جو اگلی کتابوں میں درج ہیں قرآن نے ذکر کیے ہیں۔ ان تمام میں یہی توجیہ جاری ہو سکتی ہے کہ نفس مضمون تو پہلی کتابوں میں اور قرآن میں ایک ہی ہے مگر قرآن مجید بوجہ فصاحت و بلاغت کے درجہ علیا میں ہونے وجہ سے طریق ادا میں ان سے ممتاز ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید بلاغت میں معجز ہے اور پہلی کتابیں بلاغت میں معجز نہیں۔ پس یہ بھی روایت بالمعنٰی کی صورت ہے۔

تطہیرِ نجاسات

۵ کسی نجس کپڑے کو دیوار یا کپڑے سکھانے والی تار پر پھیلایا جائے اور پھر وہاں پاک کپڑا سکھانے کے لیے پھیلانا ہو تو دیکھ لیں کہ وہ جگہ گیلی ہے یا خشک۔ اگر گیلی ہے تو اسے دھو لیں اور خشک ہے تو بغیر دھوئے بھی پاک کپڑا اس پر پھیلایا جا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com